Regd No L 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل
روزنامہ
لاہور

یوم:۔ جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ر

۵ رجمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷ ۲۰ رتبلیغ ۱۳۳۲ ہش۔ ۲۰ رفروری ۱۹۵۳ء نمبر ۴۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک روشنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے

"وہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کرے گا۔ وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی۔ کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہیگی زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ اسی کا خدا ہوگا۔ اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا۔ اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔" (سراج منیر)

آئندہ ماہ نہر سویز سے برطانوی فوجیں نکالنے کا مطالبہ باضابطہ طور پر پیش کر دیا جائیگا

مصر و برطانیہ کے درمیان فوجوں کے انخلاء کے بارے میں اصولی طور پر کوئی اختلاف نہیں ہے

قاہرہ ۱۹ رفروری۔ قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اگلے مہینے مصری حکومت برطانیہ سے اپنی فوج نہر سویز سے ہٹا لینے کا مطالبہ باضابطہ طور پر پیش کردے گی۔ جنرل نجیب برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن کو ایک مراسلہ دیں گے۔ جس میں برطانوی حکومت سے کہا جائیگا۔ کہ فوجیں ہٹانے کے بارے میں فوراً بات چیت شروع کر دی جائے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ مصر و برطانیہ میں اصولی طور پر اس امر میں اختلاف نہیں ہے۔ کہ برطانوی فوجوں کو نہر سویز سے چلا جانا چاہیئے۔ بات چیت فوجوں کی واپسی کی تفصیلات اور اس کی میعاد کے بارہ میں ہوگی۔ جنرل نجیب بذات خود مصری وفد کی قیادت کریں گے

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ رفروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاؤں کا زخم ابھی تک ہے۔ اور کھانسی بھی کچھ باقی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۹ رفروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عام حالت پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

کراچی ۱۹ رفروری۔ مصر کے صحافیوں کا جو خیر سگالی کا وفد پاکستان آیا ہوا ہے۔ اس نے آج صبح ایچ۔ایم۔پی ہمالیہ کا [illegible]

تعلیم الاسلام کالج میں تقریری مقابلہ

لاہور ۱۹ رفروری۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کالج ہال میں تیسرا انعامی تقریری مقابلہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک منتظم اور جرنیل کی حیثیت سے" کے موضوع پر انگریزی میں منعقد ہوا۔ جس میں بشیر احمد اول اور عبد الرشید انبالوی و محمد منصور اقبال دوئم رہے۔

عرب ملکوں کی رضامندی سے میڈو کا قیام عمل میں آجائے گا

واشنگٹن ۱۹ رفروری۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلز نے کہا ہے۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ عرب ملکوں کی رضامندی سے مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے کا قیام عمل میں آجائے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ اس ادارے کا یورپ کے دفاعی ادارے سے بھی کچھ تعلق ہوگا۔ اور اگر اسرائیل اس ادارے کا ممبر بننا چاہے گا۔ تو اسے بخوشی ممبر بنا لیا جائے گا۔

مسٹر غلام محمد واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۹ رفروری۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد مشرقی پاکستان کا پندرہ روزہ دورہ ختم کرکے آج تیسرے پہر کراچی واپس پہنچ گئے۔

لاہور میں دوسری کل پاکستان میڈیکل کانفرنس کا افتتاح

لاہور ۱۹ رفروری۔ آج صبح ۹ بجے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے دوسری کل پاکستان میڈیکل کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اپنی تقریر میں وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ آزادی کی نعمتوں سے عوام کو بہرہ اندوز کرانے میں ڈاکٹر بہت کچھ حصہ لے سکتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ معیار زندگی کو بلند کرنے میں تندرستی کا بھی بہت حصہ ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتلایا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ملک کی فلاح و بہبود کے لئے ڈاکٹروں کو ہر قسم کی مدد دے رہی ہیں۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے مختلف حصوں کے علاوہ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ پرتگال سویڈن۔ چین۔ ہالینڈ اور جرمنی کے نمائندے بھی حصہ لے رہے ہیں۔

مصر اور مشرقی جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدہ طے پا گیا

قاہرہ ۱۹ رفروری۔ قاہرہ میں مصر اور مشرقی جرمنی کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ مصر کے ایک سرکاری ترجمان نے بتلایا ہے۔ کہ اس سمجھوتہ کے تحت مصر مشرقی جرمنی کو کپاس اور خام مینگنیز دے گا۔ اور اس کے بدلے مشرقی جرمنی مصر کو کیمیائی کھاد۔ زرعی آلات چھاپہ خانہ کی مشینری اور گتہ دیگا۔ اس سمجھوتہ کے باعث دونوں ملکوں کی تجارت ڈھائی لاکھ پونڈ سے بڑھ کر چالیس لاکھ پونڈ تک ہو جائے گی۔ اس طرح پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال سولہ گنی زیادہ تجارت ہوگی۔ مشرقی جرمنی کا وفد حال ہی میں مصر پہنچا تھا۔

کوریا میں لڑنے والے ملکوں کے نمائندوں کا نیویارک میں اجلاس

نیویارک ۱۹ رفروری۔ نیویارک میں ان سولہ ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جن کی فوجیں کوریا میں لڑ رہی ہیں۔ اس کانفرنس میں ان مسائل پر غور کیا جائے گا۔ جن کے پیش کرنے کا امکان جنرل اسمبلی کے اجلاس میں ہے۔ اقوام متحدہ نے امریکہ کے اعلیٰ نمائندے نے یہ کانفرنس طلب کی ہے۔ اس میں امریکہ کی اس درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ چین کو رتی بھر فوجی اہمیت کا سامان نہ بھیجا جائے۔

سوڈانی پارٹیوں کی طرف سے ایک خاص کمیٹی کا قیام

کمیٹی مخلوط حکومت کے امکانات کے بارہ میں رپورٹ مرتب کرے گی

خرطوم ۱۹ رفروری۔ کل خرطوم میں سوڈان کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ایک خاص کمیٹی مقرر کر دی گئی۔ یہ کمیٹی تین سال کے عبوری دور میں مخلوط حکومت بنانے کے امکانات کے بارہ میں اپنی رپورٹ تیار کرے گی۔

سائنس کانفرنس کا چوتھا روز

لاہور ۱۹ رفروری۔ آل پاکستان سائنس کانفرنس کے چوتھے دن آج مختلف شعبوں میں مختلف مضامین پڑھے گئے۔ اور مباحثے ہوئے۔

ڈاکٹر گراہم جینوا کانفرنس کی رپورٹ عنقریب سلامتی کونسل کو پیش کریں گے

جینوا ۱۹ رفروری۔ جینوا میں کشمیر کے بارے میں جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس کے بارے میں ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم عنقریب سلامتی کونسل کو اس بات چیت کے متعلق رپورٹ پیش کر دیں گے۔ اور پاکستان و ہندوستان کے نمائندے اس بات چیت کے نتائج سے اپنی اپنی حکومتوں کو مطلع کر دیں گے۔ رائٹر نے جینوا سے خبر دی ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے میں پھر ناکام ہو گئے ہیں۔ حالیہ بات چیت صرف اس امر تک محدود تھی۔ کہ کشمیر میں رائے شماری کے دوران میں سرحدوں کے دونوں جانب دونوں ملکوں کو کتنی کتنی فوج رکھنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

تبتی فوج کو چینی فوج میں مدغم کر دیا گیا

ایتھنز ۱۹ رفروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چین نے تبت کی دس ہزار فوج کو توڑ کر چین کی اٹھارہویں فوج میں شامل کر لیا ہے۔ یہ فوج آج کل تبت میں مقیم ہے۔

یونان یوگوسلاویہ اور ترکی کے درمیان سیاسی معاہدہ کی بات چیت

ایتھنز ۱۹ رفروری۔ یونان۔ یوگوسلاویہ اور ترکی کے درمیان ایک سیاسی معاہدہ تیار کرنے کے لئے ایتھنز میں بات چیت شروع ہو چکی ہے۔ نیز تینوں ملکوں کے نمائندوں کی بلقان کے دفاعی معاہدے کے بارے میں انقرہ میں بات چیت بھی شروع ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

حضرت مصلح موعود والی پیشگوئی اور اس کا بنیادی مقصد!

اسلام کی حقیقی فتح کیا ہے؟

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی عظمت کے دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ آپ کی جملہ پیشگوئیوں کی غرض و غایت یہی ہے کہ انسان ایک زندہ خدا پر ایمان لائیں۔ اس کے زندہ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کی زندہ کتاب قرآن مجید کو صدق دل سے مانیں اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود فرزند المصلح موعود کی بشارت دی تھی۔ حضور فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ بشارت ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو دی گئی جسے آپ نے اسی دن کے اشتہار میں پوری تفصیل سے شائع فرمایا۔ اس پیشگوئی پر دشمنوں نے بہت چہ میگوئیاں کیں اور اس کے ظہور کو ناممکن قرار دیا اللہ تعالیٰ نے پسر موعود کی صفات خاصہ ذکر کے ساتھ اس کے تولد کے لئے نو سال کی مدت مقرر فرما دی تھی (اشتہار ۲۰ فروری و ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء) اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:۔

(الف) "الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا اور فوت بھی ہو گیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"۔

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

(ب) "خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولو العزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء"

اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مصلح موعود میرزا بشیر الدین محمود احمد پیدا ہوئے۔ مصلح موعود کی پیشگوئی کی سب علامتیں آپ کے وجود باجود میں متحقق ہو چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص نشانوں سے انہیں روشن سے روشن تر کر رہا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مصلح موعود کے آنے کی بڑی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل اور آپ کے مقاصد بعثت کو بروئے کار لانا ہے۔ ان مقاصد میں سے بنیادی مقصد روحانی زندگی کا حصول ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار کے آخری حصہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ان علماء کو اسلام کی فتح صوری کی طرف توجہ در خیال ہے۔ مگر جن باتوں میں اسلام کی فتح حقیقی ہے۔ ان سے بے خبر ہیں اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے۔ اسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں۔ اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلی خالی ہو جائیں۔ اور کوئی بت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے اور بکلی مرضیات الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اس فنا کے وہ بقا ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دوسرا رنگ بخشے اور ہماری معرفت کو ایک نئی نورانیت عطا کرے۔ اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں اور ہمارا وہ قدیم خدا ہی ہمارے لئے ایک نیا خدا ہو جائے۔ یہی فتح حقیقی ہے۔ جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں اگر یہ فتح اس زمانہ میں مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی تو مجرد عقلی فتح انہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس فتح کے دن نزدیک ہیں خدا تعالیٰ اپنی طرف سے یہ روشنی پیدا کرے گا۔ اور اپنے ضعیف بندوں کا آمرزگار ہوگا"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

درحقیقت یہی وہ روحانی مقصد ہے جس کا حاصل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اسی مقصد کو پورا کرنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کام ہے دشمنوں کی باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ ہمیں جماعت کے قیام کے اس بنیادی مقصد کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور اسلام کی اس روحانی اور حقیقی فتح کے حصول کے لئے والہانہ جدوجہد کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس زریں اور نادر روزگار موقعہ سے پورا استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء کی پانچہزار سپاہیوں والی پیشگوئی

اور

تحریک جدید کا انیس سالہ جہاد

۱۶ر نومبر ۱۹۵۲ء کے "اخبار الفضل" میں قاضی اکمل صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے تحریک جدید کے اعداد و شمار دیتے ہوئے یہ ثابت کیا تھا کہ تحریک جدید میں جو لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کے پورا کرنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۱ء میں پانچہزار سپاہی دیئے جانے کے بارے دکھایا تھا ـــــ اس پر سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ر نومبر ۱۹۵۲ء کے خطبہ جمعہ میں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانچویں سال کے جہاد کبیر کیلئے مخلصین سے مطالبہ کا پڑھا ـــ فرماتے ہیں:

"غرض اس مضمون کو پڑھنے کے بعد (قاضی اکمل صاحب کا مذکورہ بالا مضمون) میرے دل میں خیال آیا۔ یہ جسے خدا نے اپنا لشکر قرار دیا ہے۔ اور جن کے لئے فتح کا سامان دنیا میں ہونے والا ہے۔ اس جماعت کو کون مٹا سکتا ہے۔ یقیناً کوئی نہیں جو مٹا سکے" ـــــ پس "ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ان پانچہزار سپاہیوں کی کوئی مستقل یادگار قائم کریں۔ کیونکہ وہ سب لوگ جو اس جہاد کبیر میں آخر تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کا حق ہے کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے۔ اور ان کا حق ہے۔ کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے"۔

"میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ وہ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ان کے نام آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھنے کی خاطر کیوں نہ کوئی تجویز کی جائے۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے ایک نہایت موزوں تجویز سوچی ہے۔ جسے اپنے وقت پر ظاہر کیا جائیگا"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۳ر جنوری ۱۹۵۳ء کے خطبہ میں اس تجویز کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اب یہ انیس سالہ دور ختم ہونے والا ہے۔ یہ غیر معمولی دور ہے اگرچہ ہم بعد میں چندہ دیں گے۔ لیکن یہاں وہ دور ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم سابقون الاولون اور دفتر اول والے کہلاتے تھے۔ یہاں ایک مرحلہ ختم ہو جاتا ہے"۔

"اس لئے میری تجویز ہے۔ کہ انیس سال کے خاتمہ پر ان لوگوں کی قربانیوں کا ریکارڈ رکھنے کے لئے ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ تا لوگوں کے لئے ان کی ایک مثال قائم ہو جائے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"میرا ارادہ ہے۔ کہ انیس سال کے پورا ہونے پر جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اگرچہ یہ چندہ جاری رہے گا۔ لیکن جن لوگوں نے اس وقت تک اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ان کے نام ریکارڈ میں محفوظ کر لئے جاویں"۔

"میرا ارادہ ہے۔ کہ انیس ۱۹ سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے"۔

"اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ جنہوں نے اشاعت اسلام میں انیس سال تک مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دی۔ اس طرح آئندہ بھی اس رنگ میں مختلف اوقات مختلف طریقے استعمال کئے جائیں گے جن سے ان لوگوں کے نام بطور یادگار محفوظ کر لئے جاویں گے۔ تا بعد میں آنیوالے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ہم آئندہ آنے والوں کے سامنے ان لوگوں کی مثال پیش کر سکیں"۔

(وکیل المال تحریک جدید)

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء

شیعوں کے مطالبات

پاکستان کو "پلید ستان" کہنے والے احراری اور جنت الحمقاء کہنے والے مودودی ازلی غداران اسلام نے فرقہ پرستی کے عفریت کو کھڑا کر کے مسلمانان پاکستان کا شیرازہ اتحاد درہم برہم کرنے کے لئے فرقہ پرست اور عاقبت نا اندیش ۳۱ یا ۳۳ مولویوں کا جو ایک اجتماع کراچی میں کیا تھا۔ اس کا بھانڈا علامہ ابن حسن رضوی پریذیڈنٹ آل پاکستان شیعہ کنونشن نے چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔ اور تمام دنیا پر روشن کر دیا ہے کہ علامہ کفایت حسین احراری یا کوئی اور جس نے شیعوں کی طرف سے اس ندوہ میں حصہ لیا ہے۔ ہرگز دو اڑھائی کروڑ شیعان پاکستان کے نمائندہ نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ندوہ میں حصہ لینے والا کوئی عالم خواہ وہ کسی فرقہ اسلام سے تعلق رکھنے کا دعویدار ہو اس فرقہ کا قطعاً نمائندہ نہیں ہے۔ جس کی نمائندگی کا وہ دعویدار ہے۔ یہ محض چند شورش پسند اور اغراض پرستوں کی منڈلی کے سوا اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا

پاکستان میں شیعوں کی آبادی دو اڑھائی کروڑ کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ شیعوں نے قیام پاکستان میں اتنا ہی حصہ لیا ہے جتنا کہ کسی اور فرقہ نے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ شیعوں اور سنیوں میں قرآن و سنت کی تعبیر میں بنیادی اختلافات ہیں۔ اس لئے اگر کوئی ایسا فرقہ پرستانہ اسلامی قانون یہاں بنایا جائے۔ جس میں شیعوں کو اپنی تعبیر کے مطابق قرآن و سنت پر عمل کرنے کے راستہ میں روکاوٹیں ہوں۔ تو ایسا قانون ہرگز پاکستان کی بہبودی کے پیش نظر جائز نہیں ہوگا۔ اور کوئی ایسا قانون بالجبر یہاں ٹھونسنے کی کوشش کی گئی۔ تو اس کے نتائج نہایت تباہ کن ہوں گے۔

روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء میں ایک اداراتی نوٹ اسی مطلب کا شائع ہوا ہے۔ جس میں علامہ ابن حسن کے مندرجہ ذیل مطالبات پر رائے زنی کی گئی ہے۔

علامہ ابن حسن رضوی پریذیڈنٹ آل پاکستان شیعہ کنونشن نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جب پاکستان کا آئین مرتب کیا جائے۔ تو وہ ان قراردادوں کو پیش نظر رکھے جو شیعہ کنونشن پاس کرے گی۔ شیعہ کنونشن نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے سامنے تازہ ترمیمیں پیش کی ہیں۔

جن کا مفاد یہ ہے کہ شیعہ مسلمانوں پر قرآن اور حدیث کے صرف اسی مفہوم کا اطلاق ہوگا۔ جو شیعہ علماء کے فہم و ادراک کے مطابق ہو۔ اس کے علاوہ کوئی ایسا قانون شیعہ مسلمانوں پر عائد نہیں ہوگا۔ جس میں قرآن اور حدیث کا مفہوم شیعہ علماء کے فہم و ادراک کے مطابق نہ ہو۔ ایک اور ترمیم میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ جن تعلیمی اداروں کو مرکزی یا صوبائی حکومتوں سے مالی امداد ملتی ہو۔ یا وہ میونسپٹی کی طرف سے جاری ہو۔ اور جن میں ایسے مضامین پڑھائے جائیں۔ جو اسلام کے مختلف فرقوں میں ایک نزاعی حیثیت رکھتے ہوں۔ اس میں شیعہ لڑکوں کو تعلیم نہیں دی جائے گی" (زمیندار ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء)

اس پر رائے زنی کرتے ہوئے "زمیندار" اسی نوٹ میں لکھتا ہے:۔

"علامہ ابن حسن رضوی نے شیعہ کنونشن کے مطالبات میں جو ترمیمیں پیش کی ہیں ان سے پاکستان کے استحکام اور اس کی وحدت و سالمیت کی بنیادوں کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے کہ سنی علماء بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ آئین کی تیاری کے سلسلہ میں ان کے لئے قرآن اور حدیث کا صرف وہی مفہوم قابل قبول ہوگا۔ جو ان کے فہم و ادراک کے مطابق ہو۔ جب شیعہ اور سنی مسلمان ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں۔ تو یہ کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ قرآن و حدیث کے معانی اور مفہوم کے بارے میں شیعہ اور سنی علماء کے درمیان شدید اختلاف پایا جائے"۔ (زمیندار ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء)

"زمیندار" کا یہ استدلال درست نہیں ہے اس لئے کہ شیعوں کے خدشات کو دور نہیں کر سکتا محض اس طرح کی لیپا پوچی سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا دیکھنا یہ چاہیئے کہ شیعوں کے دل میں یہ خدشات کیوں پیدا ہوئے ہیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ احراریئے اور مودودیئے جنہوں نے پاکستان کی تقسیم سے پہلے سخت مخالفت کی تھی کی پنجابی مثل کے مطابق آج پاکستان میں پردھان بنے ہوئے ہیں وہی ہیں جنہوں نے ۳۱ یا ۳۳ علماء کا اجتماع کراچی میں کیا ہے۔ اور انہی کی راہنمائی میں اسلامی ریاست کے بنیادی اصول گھڑے گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہی بنیادی کمیٹی کی سفارشات کے متعلق ترامیم پیش کر کے یہ پُر مکر و فریب دعویٰ کیا ہے۔ کہ یہ تمام فرقوں کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے۔

ان خود ساختہ بنیادی اصول اور سفارشات کی ترامیم میں مسلمہ اسلامی فرقے اور غیر مسلمہ اسلامی فرقوں کا امتیاز کر کے فرقہ پرستی کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ برسر اقتدار فرقہ جب چاہے کسی فرقہ کو بھی غیر مسلمہ فرقہ قرار دے سکتا ہے۔ اور اپنے فرقہ کی تعبیر دوسروں پر ٹھونس سکتا ہے۔ چونکہ مودودیوں اور احراریوں کے زعم میں سنیوں کی یہاں اکثریت ہے۔ جس فرقہ سے وہ اپنا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے وہ شیعوں کو دھوکا دے کر اپنا اقتدار یہاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی مرضی کا قانون بنوانا چاہتے ہیں۔

شیعوں کو یہ کہہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ یہ امتیاز "احمدیوں" کی غرض سے رکھا گیا ہے تاکہ انہیں غیر مسلم فرقہ قرار دلایا جائے۔ چنانچہ ترامیم میں صاف صاف اس مطلب کا ضمیمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ مگر شیعہ اس جھکمہ میں نہیں آسکتے وہ صاف صاف لفظوں میں اپنے حقوق محفوظ کرانا چاہتے ہیں۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر احراریوں اور مودودیوں کی نیت بد نہ ہوتی۔ تو شیعوں کو علیحدہ مطالبات کرنے کی ضرورت نہ پیش آتی۔ مگر وہ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ منفی گروہ جب "احمدیوں" کو جو قرآن و سنت کی تعبیر اہل سنت والجماعت کے مطابق کرتے ہیں۔ آج اسلام باہر قرار دلانے کے لئے فتنہ و فساد برپا کر رہے ہیں۔ تو کل شیعہ ان کی دست درازیوں سے کس طرح محفوظ رہ سکیں گے جن کا تصور قرآن و سنت سراسر سنیوں کے تصور سے متضاد ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اگر یہ لوگ خدانخواستہ کامیاب ہو گئے تو ع

آج ان کی تو کل ہماری باری ہے

شیعوں کے خدشات دور کرنے کا اور ان کو علیحدہ حقوق محفوظ کرانے سے باز رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ شر فاء الشیں۔ اور احراری مودودی فتنہ کو زبردست ہاتھ سے دبا دیں اور دستور کے بنیادی اصولوں میں اس مطلب کی شق بڑھائی جائے۔ کہ قرآن و سنت کی تعبیر میں ہر فرقہ کو مکمل آزادی ہوگی۔ اور ایک فرقہ کی تعبیر دوسرے فرقہ پر نہ ٹھونسی جائے گی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

احمدیوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا خلاصہ

(الف) تمام جماعتیں فوری طور پر اجلاس بلائیں اور باہم مشورہ کریں کہ

(۱) ان کے مقامی حالات کے مطابق کیا کیا خطرات ممکن ہیں۔

(۲) ان خطرات کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں۔

(ب) (۱) جماعتیں باہم اس طرح مشورہ کرنے اور تجاویز سوچنے کے بعد مرکز میں نظارت امور عامہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ کرنے کے لئے صاحب رائے آدمی بھجوائیں۔

(۲) جو آدمی بھجوائے جائیں انکو تمام باتوں کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے جنکا ذکر خطبہ میں کیا گیا ہے۔

(۳) کوئی احمدی کسی صورت میں بھی اپنی جگہ چھوڑنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ تنظیم کی جائے

(۴) ڈاک کے ذریعہ اطلاع بھیجنا فضول ہے۔

(۵) گورنمنٹ کے حکام کو مطلع رکھیں۔

(ج) (۱) انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کو بھی اپنی حفاظت کی سکیم میں شامل کریں۔

(۲) دعائیں تواتر کے ساتھ کی جائیں۔

(۳) احباب اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ رکھیں۔ اور یقین رکھیں کہ ہم حق پر ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم ہی کامیاب ہوں گے۔

زندہ خدا کا زندہ نشان ـ پیشگوئی مصلح موعود

ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین

یہ زمانہ ترقی اور روشنی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اس روشنی کے زمانہ میں مختلف اقوام بجائے اس کے کہ اپنے مالک حقیقی تک پہونچنے کی کوشش کرتیں اور ان وسائل کو اختیار کرتیں جو قطعی طور پر اس تک پہنچانے والے ہیں۔ انہوں نے خدا کی ہستی کا انکار کردیا۔ اور لامذہبیت کی رَو میں بہ گئیں اور وہ لوگ جو کسی مذہب کے قائل بھی تھے وہ بھی اسکو ایسے رنگ میں پیش کرنے لگے۔ جو لوگوں کو مذہب کی طرف مائل کرنے کی بجائے نفرت دلانے کا موجب ہوگیا۔

نشان رحمت

اس خطرناک زمانہ میں خدا تعالےٰ کی رحمت نے جوش مارا۔ اور اسنے چاہا کہ وہ دنیا پر اپنی ہستی ظاہر کرے۔ اور اپنے تک پہونچنے کا صحیح راستہ لوگوں کو دکھائے چنانچہ اس نے اس غرض کے سلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور موعود کل ادیان بناکر قادیان کی بستی میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے صدہا نشانات دکھاکر اس بات کو ثابت کردیا۔ کہ زندہ خدا موجود ہے۔ اور اس تک پہونچنے کا صحیح راستہ صرف مذہب اسلام ہی ہے آپ نے دنیا کے سامنے جو نشانات پیش کئے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا اور زندہ نشان جواب بھی سب دنیا ملاحظہ کرسکتی ہے۔ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے فروری ۱۸۸۶ء میں آپ کو الہاماً بتایا۔ کہ آپ کے ہاں ایک لمبی عمر پانے والا لڑکا پیدا ہوگا۔ جو بہت بڑی استعدادیں لے کر اس دنیا میں آئے گا بڑا ہوکر آپ کی طرح زندہ نشانات دکھائیگا اور آپ کے لائے ہوئے مشن کو کامیاب کرے گا۔ خدا اس سے ہمکلام ہوگا اور اس کا وجود خدا کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور ۱۸۸۹ء میں یہ پسر موعود پیدا ہوا۔ اور ۱۹۱۴ء میں پچیس سال کی عمر میں جماعت احمدیہ کی قیادت آپ کے ہاتھ میں آئی۔ اور آپ کے طفیل جماعت احمدیہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کررہی ہے۔

پسر موعود کی پیشگوئی

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۸۸۶ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ اپنے تین ہمراہیوں سمیت ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور چالیس دن تک پوری خلوت نشینی اختیار فرمائی۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہمکلامی کا شرف بخشا۔ اور مستقبل کے متعلق بہت ہی اہم بشارات دیں۔ ان میں سے ایک بشارت یہ تھی۔ کہ آپ کے ہاں بہت بڑی شان والا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس مجاہدہ عظیمہ کے خاتمہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خبر عام اشتہار کے ذریعہ لوگوں میں مشتہر کردی اس اشتہار کی وہ عبارت جو پسر موعود کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اسی صفحہ پر جلی حروف میں ملاحظہ فرمائیں:۔

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کردیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء۔ کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔"

پیشگوئی کی اہمیت

الغرض یہ وہ الفاظ ہیں۔ جن میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے ہاں ایک ذی شان لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور اس کو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ لوگوں میں شائع کردیا۔ یہ عظیم الشان غیبی خبر خدا تعالےٰ کے وجود کا پتہ دے رہی تھی۔ کیونکہ علم غیب سوائے خدا تعالےٰ کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا ایک گھنٹہ زندہ رہنا بھی یقینی ہے۔ چہ جائیکہ وہ یہ خبر دے۔ کہ وہ خود بھی ایک لمبا عرصہ زندہ رہے گا۔ اور پھر اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اور وہ لڑکا ذی شان ہوگا۔

پس یہ خبر ایک ایسی خبر تھی۔ جس کے دیئے جانے کا منشا یہی تھا۔ کہ تا لوگ جان لیں۔ کہ عالم الغیب خدا موجود ہے اور ایسے نشان کے وقوع پذیر ہونے کے بعد پھر کسی قسم کی باتیں بنانا سخت نالائقی تھا۔ اس سلئے خدا تعالےٰ نے اس خبر کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی فرمادیا۔ کہ آپ لوگوں میں یہ اعلان کردیں۔ کہ اگر اس نشان کے واقع ہونے کے بعد پھر کسی نے یہ کہنا ہے۔ کہ ایسا نشان کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ تو وہ بھی اس قسم کا نشان دکھانے کی کوشش کرے۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ اگر اس تحدی کے باوجود پھر بھی کوئی اس کے مقابل پر نشان دکھانے کی جرأت نہ کرے۔ تو پھر اس پیشگوئی کے وقوع پذیر ہونے پر باتیں بنانا جرم ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تحدی شائع کردی۔ جس کے الفاظ خدا تعالیٰ کے کہے ہوئے تھے۔ اور وہ یہ ہیں۔

پیشگوئی کے متعلق تحدی

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کرسکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکوگے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں پسر موعود کے پیدا ہونے کی مدت بھی مقرر فرما دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائیگا"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پسر موعود کے متعلق آپکی اس نو سالہ مدت کی تعیین پر بعض مخالفوں نے نکتہ چینی کی اور لکھا کہ نو سال میعاد بہت زیادہ ہے اور اس میں کافی گنجائش ہے۔ لوگوں کے اس اعتراض پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار دیا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر فرمایا:۔ "نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ نخواہ پیدا ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے"

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

ارہاص پسر موعود

ان سب خبروں کے شائع ہو جانے کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور آپ نے اس کا نام بشیر احمد رکھا۔ لیکن یہ بچہ ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو وفات پا گیا۔ اس کی وفات پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پیشگوئی تو یہ کی تھی کہ آپ کے ہاں زندہ رہنے والا اور شان و شوکت والا لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن لڑکا پیدا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس لئے آپ کی پیشگوئی درست نہ نکلی۔ مخالفین کے ان اعتراضات کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار سبز اوراق پر شائع کیا۔ جس میں بتایا کہ بشیر احمد کے وفات پا جانے کی وجہ سے عظیم الشان لڑکے کے متعلق پیشگوئی پر کسی قسم کا حرف آتا درست نہیں۔ کیونکہ آپ نے کبھی بھی یہ تحریر نہیں کیا کہ پیشگوئی کے بعد پہلا لڑکا جو پیدا ہوگا وہ اصل پیشگوئی کا مصداق ہوگا۔ بلکہ آپ یہ لکھ چکے ہیں کہ نو سال کے اندر پیدا ہونے والی اولاد میں سے کوئی ایک لڑکا پسر موعود ہوگا۔ پس بشیر احمد کی وفات سے اصل پیشگوئی پر حرف نہیں آتا بلکہ اس پیشگوئی کے نشانات ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ کیونکہ پیشگوئی کے ابتداء سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پسر موعود کے پیدا ہونے سے پہلے

ہوگا۔ اور لڑکا پیدا ہوگا جو بالآخر وفات پا جائیگا اور اس کے بعد وہ موعود لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ اس اشتہار کے بعض حصے جو اس مضمون کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ وہ روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(سبز اشتہار ص۱۷ حاشیہ)

(۲) "بذریعہ الہام صاف طور پر یہ کھل گیا کہ یہ سب عبارتیں (خوبصورت پاک لڑکا۔ تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ ناقل) پسر متوفی کے حق میں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا"۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور نیز دوسرا نام اس کا محمود۔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر رکھا گیا ہے" (سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خط حضرت حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو جو بعد میں آپ کی جماعت کے پہلے خلیفہ ہوئے لکھا۔ آپ اس میں فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی یعنے اشتہار مذکور کی پہلی عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے یہ تمام عبارت اس پسر متوفی کے حق میں ہے۔ اور مہمان کا لفظ جو اس کے حق میں استعمال کیا گیا ہے یہ اس کی چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جائے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخر تک اس کی تعریف ہے"

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا اور وہ وفات پا گیا۔ اور اس سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ اور وہ لڑکا [illegible] مہمان کہہ کر پکارا گیا تھا وہ سولہ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل پیشگوئی کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فوت ہونے والے لڑکے کے بعد پسر موعود نے پیدا ہونا تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں اس بات کو لوگوں کے سامنے ان الفاظ میں رکھا:۔

"سو اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھا (یعنی بشیر اول کی وفات کو اور لوگوں کے اعتراض کو) خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی (یعنی مصلح موعود کی پیدائش) آئے گی"

(سبز اشتہار ص۱۷)

الغرض بشیر احمد کی وفات پر جو اشتہار شائع ہوا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اصل پیشگوئی کی مزید وضاحت فرمائی اور وہ خبریں جو مزید طور پر آپ کو پسر موعود کے متعلق ملی تھیں ان کو شائع فرمایا۔ ان اخبار میں سے یہ بھی تھا کہ پسر موعود کے بہت سے نام الہامی طور پر رکھے گئے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

(۱) فضل عمر (۲) بشیر ثانی (۳) محمود احمد (۴) اولوالعزم (۵) مصلح موعود (۶) یوسف۔ سبز اشتہار کے پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پسر موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہونا تھا۔

پسر موعود کی ولادت

سو اس اشتہار اور الہامی تفصیلات کے شائع کر دینے کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کی پیدائش پر آپ نے ایک اشتہار شائع کیا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ ہجری روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر اب تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا اور اگر اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا۔ اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی

"میں قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا ہے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حلفیہ بیانات

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو حضور نے ہوشیارپور کے اس تاریخی مقام پر جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود پیدا ہونے کی بشارت دی تھی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے" (الفضل ۲۹ فروری ۱۹۴۴ء)

۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچیگا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جلشانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اس قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے سے جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پیدا ہونے والا لڑکا ہی مصلح موعود معلوم ہوتا ہے اور اس لئے اس کے نام بھی وہی رکھے جو پسر موعود کے تھے لیکن فرمایا کہ پورے انکشاف کے بعد دوستوں کو اطلاع دیدی جائے گی۔

پسر موعود کی تعیین

پسر موعود کی پیشگوئی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کتاب سراج منیر تصنیف فرما رہے تھے۔ اور اس کی تالیف کی غرض یہ تھی کہ تا منکرین اسلام کو ان زندہ نشانوں کی طرف توجہ دلائیں جو آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور حضور علیہ السلام کی خواہش تھی کہ پسر موعود کا سب سے بڑا نشان ظاہر ہو جائے تو حضور اس کتاب میں درج فرما دیں۔ اور اس انتظار میں اس کتاب کو روکے رکھا۔ چنانچہ جب وہ غرض پوری ہو گئی جس کی وجہ سے وہ کتاب اشاعت پذیر ہونے سے رکی ہوئی تھی تو یہ کتاب طبع ہو گئی۔ جس میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنے ہاں لڑکا تولد ہونے کی خبر پر مشتمل اشتہار میں جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ پسر موعود کے متعلق کامل انکشاف سے اطلاع دی جائے گی وہ اطلاع دوستوں کو دے دی۔ اور اس طرح سے بتا دیا کہ پسر موعود پیدا ہو چکا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود احمد کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء ماہ فروری میں پسر موعود کے متعلق پیشگوئی کی اور پھر اس کے پیدا ہونے کی مدت نو سال مقرر فرمائی جو ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء کو ختم ہوئی۔ اور مئی ۱۸۹۷ء میں حضور نے اپنی کتاب سراج منیر کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیدی کہ پسر موعود وہ لڑکا ہے جو آپ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا گویا اس طرح پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا اور بقیہ حصہ جو اس کے ذی شان اور مصداق علامات ہونے کو ظاہر کرنے والا تھا باقی رہ گیا۔

پسر موعود کا دعویٰ اور شباب

یہ پسر موعود خدا کے سایہ میں اپنی عمر کے منازل کو طے کرنے لگا اور چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پر کرے گا۔ اس لئے اس الٰہی کلام کی شان کے ساتھ پورا ہونے کے لئے خدا نے چاہا کہ دنیا اس کو کچھ سکھائے اس لئے وہ عام علوم دنیوی جماعت تک ہی پڑھ سکا۔ اور دنیوی استادوں سے اس نے کچھ نہ سیکھا۔ آخر جب آپ اپنی عمر کے پچیسویں سال میں پہنچے تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ بنے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کے بعض اکابر لوگ آپ کے خلاف تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کو زور آور ہاتھ سے اس مقام پر فائز کر دیا اور لوگوں کی مخالفتیں کچھ نہ کر سکیں۔ اور اس وقت سے کر اب تک آپ ہی جماعت احمدیہ کے امام چلے آ رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ نے ظاہری علوم جو قوم کی قیادت سے تعلق رکھتے ہیں کسی استاد سے نہیں سیکھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسی تعلیم دی ہے کہ جب کسی فن کا کوئی ماہر جب آپ سے بات کرتا ہے تو وہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ہے۔ قرآنی علوم خدا تعالےٰ نے آپ کو اتنے سکھائے ہیں کہ باوجود آپ کے لوگوں کو مقابل پر بلانے کے کوئی مقابلہ کے لئے نہیں نکلا۔

آپ کو جنوری ۱۹۴۴ء کے پہلے ہفتہ میں خدا تعالےٰ نے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اس کا اعلان متعدد مقامات پر کر دیا۔

پیشگوئی کی علامات کا ظہور

پھر علامات نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ ہی پسر موعود ہیں . . . . کیونکہ آپ کی خلافت کے انتالیس سال یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دکھاتے ہیں کہ کس طرح ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور سبز اشتہار میں بیان شدہ علامات اور پیشگوئیاں آپ پر صادق آتی ہیں۔ اور کس طرح سے خدا کا کلام پورا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ علامات جس طرح آپ پر صادق آتی ہیں اختصاراً درج کی جاتی ہیں۔

(۱) پہلی علامت یہ تھی کہ پسر موعود کے ناموں میں سے ایک نام فضل عمر ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ تھا۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ ہوں گے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ دوسرے خلیفہ بنے۔

(۲) دوسری علامت یہ تھی کہ "وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا" چنانچہ یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے اور ہر ایک شخص اس کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ آپ کثرت سے دین کی خاطر دولت خرچ کرتے ہیں۔ اور غرباء کی خبر گیری کرتے ہیں۔

(۳) تیسری علامت یہ ہے۔ کہ "وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا" یہ علامت بھی آپ میں واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ ظاہری لحاظ سے اس طور پر کہ آپ کے ذریعہ سے لاکھوں انسان احمدیت میں داخل ہوئے اور اس طرح سے انہوں نے روحانی بیماریوں سے شفا پائی۔

(۴) چوتھی علامت یہ ہے۔ کہ وہ "کلمۃ اللہ" ہوگا۔ یعنی خدا اس سے ہم کلام ہوگا۔ چنانچہ یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے۔ بچپن سے آپ کو الہام اور کشوف ہوتے ہیں گذشتہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی بہت سی اہم خبریں آپ کو بتائی گئیں۔ اور وہ شائع کی گئیں اور اسی طرح پوری ہوگئیں جس طرح سے آپ کو بتائی گئی تھیں۔ اسی طرح ہجرت (از مشرقی پنجاب) کے بارے میں آپ کے الہامات اور خوابیں پوری ہو چکی ہیں۔ اب بعض آئندہ کے متعلق آپ کو خدا تعالےٰ نے اہم خبریں دی ہوئی ہیں۔ جو انشاء اللہ اپنے وقت پر پوری ہوں گی۔

(۵) پانچویں علامت یہ ہے۔ کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے۔ باوجود اس کے کہ آپ نے قومی قیادت سے تعلق رکھنے والے ظاہری علوم کسی استاد سے نہیں حاصل کئے۔ لیکن جب اس فن کا کوئی ماہر آپ سے بات کرتا ہے تو وہ آپ کے سامنے طفل مکتب معلوم ہوتا ہے۔ یہ قرآنی علوم آپ کو اس قدر ملے ہیں۔ کہ باوجود علماء کو چیلنج دینے کے بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے آج تک کوئی نہیں نکلا۔

(۶) چھٹی علامت یہ ہے کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" چنانچہ یہ علامت بھی آپ میں پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم جو آپ کی دوسری والدہ سے بھائی تھے۔ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ تھے۔ اور آپ حقیقی والدہ سے تین بھائی تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو کامیاب کر رہے تھے۔ پھر آپ کے ہاتھ پر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے بیعت کر لی۔ اور اس طرح سے تین سے چار بھائی روحانی لحاظ سے بھی ہو گئے۔

(۷) ساتویں علامت یہ ہے۔ کہ وہ مظہر الاول والآخر ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پسر موعود نے جماعت کا ابتدائی زمانہ بھی دیکھا ہوگا۔ اور پھر ترقی کا زمانہ بھی دیکھے گا۔ اور یہ مراد بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ہجرت سے پہلے کا زمانہ بھی اس نے دیکھا ہوگا۔ اور ہجرت کے بعد کا زمانہ بھی وہ دیکھے گا۔ اور ہجرت کے بعد اپنی آنکھوں سے احمدیت کی ترقی کو دیکھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

(۸) آٹھویں علامت یہ ہے۔ کہ "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" روحانی لحاظ سے یہ علامت اس طرح پوری ہوئی کہ آپ کے ذریعہ لاکھوں شیطان کے پنجہ سے نجات پا کر خدا کے بندے بن گئے۔ اور ظاہری لحاظ سے بھی یہ پیشگوئی ایک حد تک پوری ہو چکی ہے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ شان و شوکت سے پوری ہوگی۔

(۹) نویں علامت یہ ہے کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" چنانچہ یہ علامت بھی پوری ہوئی۔ آپ نے سینکڑوں مبلغ اپنی جماعت کے ہندوستان و پاکستان کے باہر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے۔ جن کے ذریعہ مختلف اقوام کے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور غیر ممالک کے لوگوں میں آپ کی شہرت ہوئی۔ اور قوموں نے آپ سے برکت پائی۔ اور اب غیر ممالک کے لوگ مرکز احمدیت میں آکر آپ کے فیض سے فیضیاب ہو کر برکت حاصل کر رہے ہیں۔ اور ایک وقت ایسا آنے گا۔ کہ جب غیر ممالک سے آنے والے کثرت سے مرکز احمدیت میں آکر آپ کے فیضان سے فیضیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ یہ نشان رحمت اس لئے دیا جاتا ہے "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" چنانچہ یہ بات بھی آپ کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کی توفیق دی۔ اور اس سے کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو گیا۔ جو شخص چاہتا ہو۔ کہ وہ دیکھے کہ یہ بات کس شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ حضرت مصلح موعود امام جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفسیر کا مطالعہ کرے

الغرض یہ وہ نشان رحمت ہے۔ جو آج سے ساٹھ برس قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دکھائے جانے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور حسب وعدہ پوری آب و تاب سے پورا ہوا۔ اور اس زمانہ میں یہ زندہ نشان آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح اپنی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔

کاش لوگ اس چمکتے ہوئے نشان کو دیکھیں۔ اور اس فانی دنیا کی محبت سے منہ موڑ کر آستانہ الوہیت پر جھک جائیں۔ اور خاتم المرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کا نجات دہندہ اور خدا تعالےٰ تک پہنچانے والا تسلیم کریں۔ اور آپ کے لائے ہوئے قرآن مجید کی سچی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ان آسمانی علوم اور دینی نعمتوں کے وارث ہوں جو ان باتوں کے ماننے والوں کو دیئے جانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ پسر موعود کے نشان کی یہی غرض اور یہی مقصد ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

درخواست ہائے دعا

میرے چچا جلال الدین صاحب کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ) (۲) میرا لڑکا محمد لطیف عرصہ سے کھانسی اور گلے کی تکلیف سے بیمار ہے۔ احباب بچے کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شریف احمدی ملازم پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور) (۳) خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ دمہ و کھانسی شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (نذیر احمد سیالکوٹی دفتر سی ایم۔ اے لاہور چھاؤنی) (۴) میں امسال میٹرک کا امتحان اور میرے بڑے بھائی ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ (عبد الرؤف راحت اقبال جماعت دہم ہائی سکول پنڈ دہیراں) (۵) میرا لڑکا مڈل کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد اللہ مدرس ونساوے والہ ڈاکخانہ حویلی ضلع منٹگمری)

(۶) احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اس عاجز کے گناہوں اور کمزوریوں اور غفلتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کاروبار کی ترقی کے سامان پیدا کر دے (ملک بشیر احمد خان) (۷) مولوی شوکت حسین صاحب شاد میرپور سندھ کا چھوٹا بچہ لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (احمد حسین کاتب الفضل لاہور) (۸) میرے والد شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قانونگو بوجہ رعشہ اور اعصابی کمزوری کے دیر سے بیمار ہیں۔ اور والدہ صاحبہ چند یوم سے بوجہ دمہ کے دورہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے خاص فضل سے صحت عطا فرمائے۔ (عبد العزیز خان ہیڈ محکمہ نہر شیخوپورہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے وقت اور کرایہ نامہ

نرخنامہ اشتہارات

اشتہار کی جگہ	انگریزی ایڈیشن — دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	انگریزی ایڈیشن — یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر	اردو ایڈیشن — دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	اردو ایڈیشن — یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر
دوسرا کور پورا صفحہ	۱۰۰۰ روپے	۵۵۰ روپے	۷۵۰ روپے	۴۰۰ روپے
دوسرا کور نصف صفحہ	" ۵۵۰	" ۳۰۰	" ۴۰۰	" ۲۵۰
تیسرا کور پورا صفحہ	" ۷۰۰	" ۳۷۵	" ۵۰۰	" ۳۰۰
تیسرا کور نصف صفحہ	" ۳۷۵	" ۲۰۰	" ۲۷۵	" ۱۷۵
چوتھا کور پورا صفحہ	" ۱۰۰۰	" ۵۵۰	" ۷۵۰	" ۴۰۰
چوتھا کور نصف صفحہ	" ۵۵۰	" ۳۰۰	" ۴۰۰	" ۲۵۰
عام صفحہ پورا	" ۲۷۵	" ۱۵۰	" ۲۰۰	" ۱۲۵
عام صفحہ نصف	" ۱۵۰	" ۸۵	" ۱۰۰	" ۶۵
دوسرے کور کے مقابل کا صفحہ یا نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نقشہ کی دوسری طرف یا Fly Leaf نمبر I کے سامنے کا صفحہ یا این۔ ڈبلیو۔ آر کے نقشہ کی دوسری طرف		" ۳۰۰		" ۲۷۵

(ا) ایک سطر کا اشتہار ایک صفحہ پر -/۱۰ روپے

(ب) ایک سطر کا اشتہار دو صفحات پر -/۱۸ روپے

(ج) ایک سطر کا اشتہار تین صفحات پر -/۲۲ روپے

(د) ایک سطر کا اشتہار چار صفحات پر -/۲۸ روپے

(ہ) ایک سطر کا اشتہار پانچ صفحات پر -/۳۰ روپے + -/۳ ہر زائد سطر کے لئے

نوٹ:- انگریزی اور اردو ایڈیشنوں میں ساتھ ساتھ اشتہار دینے کی صورت میں ۵ فی صدی مزید رعایت دیجاتی ہے

وقت اور کرایہ نامہ کے شائع شدہ صفحہ کا سائز "۸ × "۵ ہے۔

۵ فی صدی ٹیکس اشتہارات اور اجرت اشتہارات دونوں پیشگی ادا کرنے ہوں گے۔

ادائیگی اس دفتر کو نقد کرنی ضروری ہوگی۔ اگر چیک کے ذریعہ کی جائے۔ تو چیک چیف کیشیر اور خزانچی نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام کا ہونا چاہیئے۔ اور اس دفتر میں بھیجا جائے۔

جنرل مینجر کمرشل پبلسٹی

"زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے"

(نظارت بیت المال ربوہ)

اگر آپ کی طرف سے قیمت اخبار کے میعاد کے اندر نہ آئی تو اخبار مجبوراً روک لیا جائیگا۔ قیمت میعاد کے اندر بھجوا دیا کریں۔ وی پی کی انتظار نہ فرمائیں

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان قاہرہ میں متعدد اہم مسائل پر تبادلۂ افکار کرینگے

جنیوا ۱۹ فروری۔ توقع ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ۴۸ گھنٹوں کے دوران میں قاہرہ روانہ ہو جائینگے وزیر خارجہ پاکستان جنرل نجیب کے ساتھ اہم معاملات پر گفت وشنید کریں گے۔

دیگر مسائل کے علاوہ چوہدری ظفر اللہ خان جنرل نجیب کے ساتھ مصری فوجی وفد کے قائد جنرل ابراہیم کی اس تجویز کے متعلق بھی تبادلۂ افکار کرنا چاہتے ہیں کہ فوجی لحاظ سے پاکستان اور مصر میں گہرا تعاون ہونا چاہیئے۔ ایک اور موضوع جس پر یقیناً بحث ہو گی۔ وہ مصر میں پاکستان کی سفارتی نمائندگی ہے

چوہدری ظفر اللہ خان جنرل نجیب کے علاوہ دیگر شخصیتوں کے ساتھ بھی اہم بات چیت کرنیوالے ہیں اور بالخصوص عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک کے ساتھ گفت وشنید کریں گے۔ جو تقریباً آپ کے ساتھ ہی قاہرہ پہنچنے والے ہیں۔ اسطرح اس بات چیت کو جاری رکھا جائے گا۔ جو لندن میں پاکستان کی وزارت صنعت کے سیکرٹری مسٹر نسیم احمد نے مسٹر بلیک کے ساتھ شروع کی تھی۔ زیر بحث ایسے اہم اقتصادی مسائل بھی آئیں گے۔ جن کے متعلق عرصہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان اختلافات موجود ہیں

پاکستانی حلقوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سلسلے میں جلد ہی کوئی امید افزا اعلان کیا جائے گا۔ (ا سٹار)

یوگوسلاویہ کے عوام انتخابات میں حصہ لینگے

بلغراد ۱۹ فروری جنگ کے بعد پہلی مرتبہ یوگوسلاویہ کے عوام کو انفرادی بیلٹ پیپر مہیا کئے جائینگے۔ تاکہ اپنے ملکی انتخابات میں حصہ لے سکیں۔

اس غرض کے لئے ایک مسودہ قانون مرتب کر لیا گیا ہے اور توقع ہے کہ اس ماہ کے آخر تک اسے قانونی شکل دیدی جائے گی۔ اگر ایسا ہو گیا۔ تو اس قانون کا اطلاق مئی میں ہونے والے انتخابات پر ہو گا۔

پارلیمنٹ سے ایک اور قانون پاس کرنے کی درخواست کی جائے گی۔ جس کی رو سے مذہبی عبادت کی آزادی کی حفاظت کی جائے گی۔ اور مذہبی اجتماعوں یا تقریبات اور جلوسوں میں مداخلت کرنیوالوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ (ا سٹار)

چار کروڑ پونڈ کا پل تعمیر کیا جائیگا

سٹاک ہالم ۱۹ فروری۔ توقع ہے کہ بحیرۂ شمال اور بحیرۂ بالٹک کے اتصال کے مقام پر چار کروڑ پونڈ کی لاگت سے ایک پل تعمیر کیا جائیگا۔ جس کے ذریعے ڈنمارک اور سویڈن کے درمیان خشکی کا راستہ کھل جائیگا۔ یہ تجویز غور کرنے کے لئے نارڈک کونسل میں پیش کی جائیگی۔ اسکے اداروں میں ڈنمارک، ناروے، سویڈن اور آئس لینڈ کے پارلیمانی ارکان شامل ہیں۔ (ا سٹار)

ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کی مراجعت

برادرم مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب کی انگلینڈ۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ سوئیٹزرلینڈ۔ اٹلی اور لبنان کے دورہ سے بخیریت کراچی واپس پہنچنے کی اطلاع آگئی ہے۔ الحمد للہ آپ بروز ہفتہ بتاریخ ۲۱ فروری بوقت تقریباً پونے سات بجے شام بذریعہ پاکستان میل لاہور پہنچ رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف ساڑھے تین ماہ میں مختلف ممالک میں ایکسرے اور علاج بجلی کے اہم اداروں اور تجربہ گاہوں کا معائنہ اور جدید ترین طریقہ ہائے علاج سے واقفیت حاصل کرتے رہے ہیں۔

احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور انہیں اپنے علم اور تجربات سے ملک اور قوم کو بیش از بیش استفادہ پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے

احقر عبد الرحمٰن خان۔ ”منیجر فلیٹس“ دی مال۔ لاہور

آل پاکستان تقریری مقابلہ ملتوی کر دیا گیا

متعلقہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام ۲۲ فروری کو ہونے والا تقریری مقابلہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ آئندہ تاریخ کے متعلق احباب کو اطلاع کر دی جائے گی۔

پریذیڈنٹ احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

بقیہ لیڈر بقیہ صہ ۳

ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ تو اپنے حبیب خاتم النبیین سردار دو عالم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تمام رسولوں کے متعلق تو یہ فرماتا ہے کہ

ان علیک الا البلاغ۔ شوریٰ ۴۹

ما علی الرسول الا البلاغ مائدہ ۹۹

مگر مودودیوں کا اخبار جن کا امتیاز یہ ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم سے ہمیشہ الٹا مطلب لیتے ہیں۔ اور آیات اللہ میں متضاد معنی ڈالتے ہیں۔ ”تسنیم“ لکھتا ہے:۔

”ایک طبیب کی قابلیت طول طویل نسخے لکھ دینا نہیں ہے۔ بلکہ کتنے آدمی اس کے ہاتھ سے شفایاب ہوتے ہیں“۔ ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

خیر اس بات کو تو جانے دیجیے۔ ”تسنیم“ کے مدیر محترم نے یہ فقرہ ”چوہدری ظفر اللہ خاں“ کی قابلیت کی تحقیر کرنے کے لئے چست فرمایا ہے فرماتے ہیں۔

معاصر زمیندار کا افتتاحیہ نگار رقمطراز ہے کہ وزیر اعظم سے جب سر ظفر اللہ خاں کی علیحدگی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو جواب میں جہاں اور عذرات پیش کرتے ہیں وہاں وہ یہ بہانہ بھی بناتے ہیں۔ کہ ”سر ظفر اللہ ایک قابل آدمی ہیں“ فی الواقع ہمیں اس عذر کو سنکر سخت حیرت ہوئی ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکے کہ خواجہ صاحب کے نزدیک قابلیت کا معیار کیا ہے۔ ایک وزیر اور ترجمان حکومت کی قابلیت جانچنے کا معیار یہ ہے کہ اس کی کارگزاری کو دیکھا جائے۔ تسنیم ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء۔ آپ نے ایک نہایت شاندار مثال بھی ارشاد فرمائی ہے لکھتے ہیں:۔

اس وقت سب سے زیادہ خطرناک معاملہ نہری پانی کا ہے مگر کیا یہ واقعہ نہیں کہ سر ظفر اللہ خاں ہی کی فضول گوئی نے اس مسئلہ کو پیدا کیا۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر پر چھ چھ گھنٹے کی بے مغز اور اکتا دینے والی تقریروں کے دوران میں بار بار اس امر کا تذکرہ کیا۔ کہ پاکستانی دریاؤں کا منبع کشمیر میں ہے۔ اگر کشمیر پاکستان میں شامل نہ ہوا تو بھارت دریاؤں کا رخ موڑ کر پاکستان کو بھوکوں مار دے گا۔ دشمن کے سامنے اپنی کمزوریوں کو یوں بیان کر دینا ”قادیانی علم کلام“ ہی کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ کوئی ہوشمند مدبر اس قسم کی بات اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا تھا۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اسی ”اعتراف“ کے بعد بھارت کے سیاستدانوں کو وہ گر یاد آیا جو پنجاب اور بہاول پور کے لہلہاتے کھیتوں کو ویرانہ بنا رہا ہے۔“

دیکھا ناکیا پتہ کی بات نکالی ہے۔ گویا احراریوں اور مودودیوں کے حلیف کانگرسی جنہوں نے ایٹلی ماؤنٹ بیٹن اور ریڈ کلف سے سازش کر کے کشمیر کو ناجائز طور پر ہتیا لیا۔ تاکہ پاکستان پر بھی تو اس کا قافیہ تنگ رکھا جائے۔ اتنا بھی نہیں جانتے تھے۔ کہ ستلج۔ بیاس اور راوی کا پانی موڑ کر وہ پاکستان کے وسیع علاقہ کو ریگستان بنا سکیں گے۔ اور وہ اس بات کے منتظر تھے۔ کہ ظفر اللہ خاں انہیں یہ داؤ سمجھائے۔ آدمی کچھ تو سوچ کر بات کرے۔

مولانا یہ سچ ہے۔ کہ جن بیچارے بھولے بھالوں کی چربیوں پر آپ لوگوں کی لیڈری کا اندھیرا چلتا ہے۔ ان کو آپ اپنی پر ظلمت باتوں سے کچھ دن اور اندھیروں میں حیران و سرگردان رکھ سکیں گے۔ مگر یہ اندھیرا ہمیشہ نہیں چل سکے گا۔ روشنی کی کرنیں آ رہی ہیں۔ اندھیرے فرار ہو رہے ہیں۔

وہ شخص جس کے متعلق تونس کے وزراء نے کہا ہے۔ کہ ”ظفر اللہ خاں کا نام تونس کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔“ جس کے متعلق جب متعصب ”مفتی مصر نے فتویٰ دیا۔ تو مصریوں نے اس کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور کہا کہ ”اگر ظفر اللہ خاں کافر ہے۔ تو ہمیں ایسے ہی کافروں کی ضرورت ہے“۔ وہ شخص اسلامی ملکوں میں جس کے نام پر مسلمانوں نے تبرک سمجھ کر اپنے بچوں کے نام رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگر اس کی قابلیت کا معترف کوئی حاسد مودودیہ نہیں ہو سکتا۔ تو اس سے بھی ظفر اللہ خاں کی تعریف ہی نکلتی ہے۔ اس لئے ہمیں کوئی جائے اعتراض نہیں ہے:

ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ یوم مصلح موعود

۲۰ فروری بروز جمعہ صبح دس بجے رتن باغ میں مصلح موعودؑ کا جلسہ ہو گا۔ لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات اور عہدہ دار وقت معینہ پر تشریف لے آئیں۔

جنرل صدر لجنہ اماء اللہ لاہور